19 دسمبر 1963

ازعدالت عظمیٰ

اسٹیٹ بینک آف انڈیا

بنام

ایم سیلوراج ڈینیل

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔این۔وانچو، اور کے۔سی۔داس گپتا جسٹسز۔)

نظر ثانی کی درخواست – اپیل کو نمٹانے میں کوئی غلطی نہیں – جائزے میں ناکامی – ساستری ایوارڈ، پیرا گراف 292 – صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (1947 کا 14) دفعہ 33 (سی) (2)۔

نظر ثانی کی درخواست 1962 کے سول اپیل نمبر 707 میں اس عدالت کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے سے پیدا ہوئی۔ اپیل لیبر کورٹ کے سامنے انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کی دفعہ 33 (سی) (2) کے تحت اسٹیٹ بینک کے ایک کارکن کی طرف سے دائر درخواست سے پیدا ہوئی۔ انہیں 14 دسمبر 1953 کو بینک میں کلرک کے طور پر مقرر کیا گیا۔ انہوں نے شکایت کی کہ بینک نے انہیں ساستری ایوارڈ کی بنیاد پر انکریمنٹ نہیں دی۔ ان کا معاملہ یہ تھا کہ وہ اس ایوارڈ کے تحت ہر سال دسمبر میں اپنی سالانہ انکریمنٹ حاصل کرنے کے حقدار تھے۔ بینک کا معاملہ یہ تھا کہ ایوارڈ کی بنیاد پر کارکن ہر سال یکم اپریل کو اپنا سالانہ انکریمنٹ حاصل کرنے کا حقدار تھا۔ ان حقائق پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مزدور کو اپنی تقرری کے اسی دن یعنی 14 دسمبر 1953 سے تنخواہ کے نئے پیمانے کا فائدہ ملے گا۔ اس طرح کارکن کی اپیل کی اجازت دی گئی۔ اس لیے جائزہ۔

یہ مانا گیا کہ (i) یہ درخواست ناکام ہو گئی کیونکہ اس عدالت نے اپیلوں کو نمٹانے میں کوئی غلطی نہیں کی (ii) ساستری ایوارڈ کے پیرا گراف 292 میں جنوری 1950 کے بعد بینک کی خدمت میں شامل ہونے والے کارکنوں کی تنخواہ کے پیمانے میں ایڈجسٹمنٹ کے حوالے سے خصوصی ہدایات دی گئی تھیں، لیکن ان کے معاملے میں اس تاریخ کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا تھا جس سے مستقبل میں انکریمنٹ نافذ ہوں گی۔ اس معاملے میں ایسی کسی ہدایت کی عدم موجودگی کا ضروری اور ناگزیر نتیجہ یہ ہے کہ مستقبل میں انکریمنٹ سال کی اس تاریخ کو ہوگی جب کارکن کا تقرر کیا گیا تھا۔ اس کیس کے حقائق پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اپیل کنندہ کارکن کو ہر سال 14 دسمبر کو نئے پیمانے کے تحت انکریمنٹ ملے گی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1963: کی نظر ثانی کی درخواست سی اے نمبر 33۔

1962 کی سول اپیل نمبر 707 میں 22 اپریل 1963 کے اس عدالت کے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ہندوستان کے اٹارنی جنرل سی کے ڈیفٹری، سالیسیٹر جنرل آف انڈیا، ایچ ایل آنند، داس گپتا اور وی ساگر۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایم کے راما مورتی، آر کے گرگ، ایس سی اگروال اور ڈی پی سنگھ۔

.1963 19 دسمبر۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا۔ جے۔ اس سال 22 اپریل کو ہماری طرف سے دیے گئے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے یہ درخواست بینک کی طرف سے ہے، جو اپیل میں مدعا علیہ تھا۔

اپیل کنندہ جسے 14 دسمبر 1953 کو بینک میں کلرک مقرر کیا گیا تھا، نے صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33(بی)(2) کے تحت لیبر کورٹ، دہلی کے سامنے درخواست دی۔ انہوں نے شکایت کی کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے ترمیم کردہ کچھ بینکوں اور ان کے کارکنوں کے درمیان تنازعہ میں ساستری ٹریبونل کے فیصلے کو ان کے پاس لاگو کرتے ہوئے بینک نے اس بنیاد پر کارروائی کی تھی کہ اس کے تحت اپیل کنندہ ہر سال یکم اپریل کو اپنا سالانہ انکریمنٹ حاصل کرنے کا حقدار ہے۔ اپیل کنندہ کے مطابق، وہ ایوارڈ کے تحت ہر سال دسمبر میں اپنی سالانہ انکریمنٹ کا حقدار تھا، اسی کے مطابق اس نے استدعا کی کہ جس فائدے سے وہ بینک سے محروم ہو رہا ہے اس کا حساب لگایا جائے اور اسے ادا کرنے کی ہدایت کی جائے۔ اپیل کی سماعت میں اپیل گزار کی جانب سے ہمارے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ ساستری ایوارڈ کے پیراگراف 292 کی مناسب تشریح پر جو پہلے سے ملازمت میں موجود کلرکوں کو ایوارڈ کے ذریعے مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانے میں ایڈجسٹ کرنے کے سوال سے متعلق ہے، اسے ہر سال 14 دسمبر کو اپنا انکریمنٹ ملنا چاہیے۔ بینک کی دلیل یہ تھی کہ یکم اپریل سے انکریمنٹ صحیح طریقے سے دی گئی تھی۔ تاہم ہم نے پیراگراف 292 کی جانچ نہیں کی کیونکہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ جب اپیل کنندہ کو پہلی بار بینک نے 14 دسمبر 1953 کو مقرر کیا تھا تو تقرری ساستری ایوارڈ کے ذریعے مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانے پر تھی۔ اس لیے ہماری رائے میں ایڈجسٹمنٹ کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ ہم نے مؤقف اختیار کیا کہ تقرری کی ان شرائط پر وہ تنخواہ کا حقدار ہے جیسا کہ اس نے اپنی درخواست میں دعوی کیا تھا۔ اس نظریے میں ہم نے لیبر کورٹ، دہلی کے حکم کو کالعدم قرار دیا، جس نے اپیل کنندہ کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا اور اس رقم کا حساب لگایا تھا جس کا اپیل کنندہ ایوارڈ کے تحت 146 روپے کے علاوہ مہنگائی الاؤنس کا حقدار تھا۔

ہمیں اس فیصلے پر نظر ثانی کرنے کے لیے کہتے ہوئے یہ بینک کی طرف سے پیش ہونے والے معروف اٹارنی جنرل کی طرف سے پیش کیا گیا ہے کہ یہ سوچنا ایک غلطی تھی کہ ڈینیل کی پہلی تقرری ساستری ایوارڈ کے ذریعے مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانے پر تھی۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل جس نے ساستری ٹریبونل کے فیصلے سے اپیلوں کا فیصلہ کیا، نے اپنے فیصلے کے پیراگراف 401 میں ایک قطعی ہدایت دی کہ اپیلیٹ ٹریبونل کا پیمانہ، الاؤنس اور پروویڈنٹ فنڈ کے تعاون کی ادائیگی کا فیصلہ یکم اپریل 1954 سے شروع ہوگا۔ معروف اٹارنی جنرل کے مطابق، یہ ساستری ٹریبونل کی اس ہدایت کی جگہ لے لیتا ہے کہ یہ ایوارڈ یکم اپریل 1953 کو نافذ ہوگا۔ جب اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ اپیلٹ ٹریبونل کا فیصلہ اپیل کنندہ کی تقرری کے بہت بعد دیا گیا تھا اور اس لیے یہ اچھی طرح

سے ہوسکتا ہے کہ کلرک کا تقرر ساستری ایوارڈ کے تحت پیمانے پر کیا گیا تھا جو پہلے ہی یکم اپریل 1953 کو نافذ ہو چکا تھا، تو فاضل وکیل نے پیش کیا کہ تنخواہ کے پیمانے کے حوالے سے ایوارڈ کے عمل کو ایوارڈ کے اعلان کے فوراً بعد اور 14 دسمبر 1953 سے بہت پہلے روک دیا گیا تھا۔ تاہم ہم اسے پیرا میں بیان کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ 42 لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کا فیصلہ کہ اے اور بی کلاس بینکوں نے اجرت کے ڈھانچے کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی تھی۔ وجہ تلاش کرنے کے لیے دور نہیں ہے۔ اس ایوارڈ سے پہلے سین ٹریبونل کا ایوارڈ تھا جو 12 اگست 1950 کو شائع ہوا تھا۔ سین ایوارڈ کو سپریم کورٹ نے 9 اپریل کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔195). سین ٹریبونل نے اے اور بی کلاس بینکوں کے کلرکوں کو تنخواہ کے درج ذیل پیمانے دیے:-

کلاس اے بینک

کلاس I کے ایریا۔ روپے۔96–6–132–7–174–9–190–205–9–250–10–290

کلاس II کے ایریا۔ روپے۔82–5–112–6–148–7–162–172–8–212–9–248

کلاس III کے ایریا۔ روپے۔70–4–94–5–124–6–136–145–7–180–8–212

کلاس بی بینک

کلاس I کے ایریا۔ روپے۔92–6–128–7–170–8–186–200–9–245–10– 285

کلاس II کے ایریا۔ روپے۔78–5–108–6–144–7–158–167–8–207–9–243

کلاس III کے ایریا۔ روپے۔66–4–90–5–120–6–132–140–7–175–8–207

اس معاملے میں ساستری ٹریبونل کا فیصلہ کلرکوں کے لیے کم سازگار تھا۔ اس نے مندرجہ ذیل پیمانے دیے:-

کلاس اے بینک

ایریا I روپے۔85–5–100–6–112–7–140–8–164–9–245–10–265–15–280

ایریا II روپے۔73–4–85–5–100–6–112–7–140–8–164–9–245

ایریا III روپے۔66-3-69-4-85-5-100-6-112-7-140-8-164-9-227

کلاس بی بینک

ایریا I روپے۔73-4-85-100-6-112-7-140-8-164-9-245

ایریا II روپے۔66-3-69-4-85-100-6-112-7-140-8-164-9-227

ایریا III روپے۔57-3-69-4-85-5-100-6-112-7-140-8-164-9-200

ان حالات میں اے اور بی کلاس کے بینک اجرت کے ڈھانچے کے حوالے سے ساستری ٹریبونل کے فیصلے کو قبول کرنے پر مطمئن تھے اور انہوں نے اپیل نہیں کی حالانکہ مزدوروں نے ساستری ٹریبونل کے ذریعے دیے گئے اجرت کے پیمانے سے عدم اطمینان کے باعث اس کے خلاف اپیل کی تھی۔ ہمیں یہ سوچنا غیر معقول نہیں لگتا کہ اجرت کے ڈھانچے پر ساستری ایوارڈ قبول کرنے کے بعد بینک–اے کلاس بینک یکم اپریل 1953 کے بعد تنخواہ کے ان پیمانوں پر اپنی تقرری کرے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تقرری کا خط ریکارڈ میں نہیں ہے۔

اس لیے ہم اب بھی یہ سوچنے کے لیے مائل ہیں کہ اپیل کنندہ ڈینیئل کو بینک نے 14 دسمبر 1953 کو ساستری ٹریبونل کے مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانے پر مقرر کیا تھا۔ کسی بھی صورت میں بینک ہمیں مطمئن نہیں کر سکا کہ اپیل کو اس بنیاد پر نمٹانے میں کوئی غلطی ہوئی کہ ڈینیل کی تقرری ساستری ایوارڈ کے ذریعے مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانے پر تھی۔ یہ جائزے کی درخواست کو نمٹانے کے لیے کافی ہے۔

تاہم، جیسا کہ اس درخواست میں ہمیں دلائل سے خطاب کیا گیا تھا کہ اگر اپیل کنندہ کو ساستری ایوارڈ کے ذریعہ مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانے پر مقرر نہیں کیا گیا ہوتا اور اس کی تنخواہ کو پیرا گراف 292 کی دفعات کے مطابق ایڈجسٹ کرنا پڑتا تو پوزیشن کیا ہوتی، ہم اس نکتے پر بھی اپنا فیصلہ دینے کی تجویز کرتے ہیں۔

نئے تنخواہ کے پیمانوں میں ایڈجسٹمنٹ کا سوال ایک الگ آئٹم بن گیا۔ سرکاری حکم میں آئٹم نمبر 12 جس میں ساستری ٹریبونل کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس پر ایوارڈ کے باب XIII میں چار حصوں میں بحث کی گئی تھی۔ دفعہ I آجر اور کارکنوں کے وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے مختلف تنازعات کا تعین کرتا ہے۔ اس طرح، یہ ذکر کرنے کے بعد کہ ملازمین عام طور پر پوائنٹ ٹو پوائنٹ ایڈجسٹمنٹ کے لیے کہتے ہیں، یعنی ہر ملازم کو اس مرحلے پر اس نئے پیمانے پر رکھنا جس پر وہ اپنی ملازمت کی مدت کی وجہ سے بڑھتا اگر وہ نئے پیمانے پر ملازمت میں داخل ہوتا، ٹریبونل نے کہا کہ سین ایوارڈ کے پیرا گراف 113 سے 117 میں دی گئی وجوہات کی بنا پر وہ سین ٹریبونل کے اس نتیجے سے متفق ہے کہ فریقین کی طرف سے وکالت کیے جانے والے دو طریقوں کے درمیان سمجھوتہ کیا جانا چاہیے۔ پیرا گراف 285 سے 291

میں دلائل پر عمومی بحث کے بعد، ٹریبونل نے پیرا گراف 292 میں ٹھوس ہدایات دینے کے لیے آگے بڑھا، جو 31 جنوری 1950 سے پہلے بینک کی خدمت میں داخل ہونے والے کارکنوں کے حوالے سے چھ ذیلی پیرا گراف میں معاملات سے نمٹتے ہیں۔ 31 جنوری 1950 کے بعد بینک کی خدمت میں شامل ہونے والے کارکنوں کے حوالے سے مزید سات ذیلی پیرا گراف 8 سے 14 میں تمام کارکنوں پر لاگو عام قواعد طے کیے گئے تھے چاہے وہ 31 جنوری 1950 سے پہلے یا بعد میں مقرر کیے گئے ہوں۔

ایڈجسٹمنٹ کی اس اسکیم کو اپیلٹ ٹریبونل نے اس ترمیم کے ساتھ برقرار رکھا تھا کہ ایوارڈ میں 31 جنوری 1953 کو 31 جنوری 1954 سے تبدیل کیا گیا تھا اور 1 اپریل 1953 کو 1 اپریل 1954 کے الفاظ سے تبدیل کیا گیا تھا۔ ذیلی پیرا گراف 4 کی شق (د) کو حذف کر دیا گیا اور اس کی جگہ ذیلی پیرا گراف 4 (اے) کو تبدیل کر دیا گیا جو اس طرح تھا:

"دی گئی ہدایات کے مطابق ایڈجسٹمنٹ کے بعد، 1951 سے 1953 تک کے تین سالوں کے لیے نئے پیمانے میں مزید تین سالانہ انکریمنٹس شامل کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ، مزدور یکم اپریل 1954 کو 1954 کے لیے اپنی معمول کی انکریمنٹ حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے۔ اس کے بعد، ہر آنے والے سال کا سالانہ اضافہ اس سال کی پہلی اپریل سے نافذ ہوگا۔"

31 جنوری 1950 سے پہلے مقرر کردہ کارکنوں کے لیے اس طرح ایک قطعی ہدایت تھی کہ آنے والے سال کا سالانہ اضافہ اس سال کے یکم اپریل سے نافذ ہوگا۔

31 جنوری 1950 کے بعد ملازمت میں شامل ہونے والے کارکنوں سے متعلق ذیلی پیرا گراف 7 اس طرح چلتا ہے:

"کارکنوں کو پوائنٹ ٹو پوائنٹ کی بنیاد پر تنخواہ کے نئے پیمانے پر برابر کیا جائے گا گویا کہ یہ اس کے بینک کی خدمت میں شامل ہونے کے بعد سے نافذ تھا، بشرطیکہ اس کی ایڈجسٹڈ بنیادی تنخواہ اس سے کم نہ ہو جو متعلقہ "پری سین" پیمانے پر پوائنٹ ٹو پوائنٹ ایڈجسٹمنٹ کے تحت ہوگی۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اس شق میں 31 جنوری 1950 کے بعد بینک کی خدمت میں شامل ہونے والے کارکنوں کے حوالے سے اس تاریخ کے حوالے سے کوئی ہدایت نہیں دی گئی ہے جس سے سالانہ انکریمنٹس نافذ ہوں۔ نہ ہی ہمیں بقیہ سات ذیلی پیروں میں کچھ مل سکتا ہے جو عام طور پر قواعد مرتب کرتے ہیں، اس عرضی کو درست ثابت کرنے کے لیے کوئی بھی ہدایت کہ 31 جنوری 1950 کے بعد بینک کی خدمت میں شامل ہونے والے کارکنوں کی مستقبل کی انکریمنٹ سال کے یکم اپریل سے شروع ہوگی۔ پیرا گراف 12 میں یہ شق کہ ایڈجسٹڈ تنخواہ یکم اپریل 1954 سے نافذ ہوگی، کا مستقبل کے انکریمنٹس کے آغاز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ 31 جنوری 1950 سے پہلے بینک کی خدمت میں داخل ہونے والے کارکنوں کے حوالے سے اس طرح کی ہدایت کیوں دی گئی تھی اور اس تاریخ کے بعد شامل ہونے والے کارکنوں کے حوالے سے کوئی نہیں بتایا گیا تھا اس کی وجہ واضح معلوم ہوتی ہے۔ 31 جنوری 1950 سے پہلے بینک کی خدمت میں داخل ہونے والے کارکنوں کے لیے انہیں ترازو میں فٹ کرنے کے لیے تفصیلی انتظامات کیے گئے جن میں انکریمنٹ کی دفعات بھی شامل تھیں۔ بظاہر اس کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس وقت کی نشاندہی کی جائے جس سے

مزید اضافہ شروع ہوگا۔ جیسے ہی ٹریبونل نے 1953 سے نئے پیمانوں کو نافذ کیا، منطقی طور پر جس ہدایت کی پیروی کی گئی وہ یہ تھی کہ ہر آنے والے سال کا سالانہ اضافہ اس سال کے یکم اپریل سے نافذ ہوگا۔ اپیلیٹ ٹریبونل نے یکم اپریل 1953 کے بجائے یکم اپریل 1954 تک تنخواہ کو ایڈجسٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اس نے اس منطقی موقف کو تبدیل نہیں کیا کہ ہر آنے والے سال کا اضافہ اس سال کے یکم اپریل سے نافذ ہوگا۔

مذکورہ بالا تحفظات کا ان کارکنوں پر کوئی اطلاق نہیں تھا جنہیں پوائنٹ ٹو پوائنٹ کی بنیاد پر تنخواہ کے نئے پیمانے پر برابر ہونے کی ہدایت کی گئی تھی گویا یہ بینک کی خدمت میں شامل ہونے کے بعد سے نافذ تھا۔ اس بنیاد پر کہ نیا پیمانہ اس تاریخ پر نافذ تھا جب کارکنوں نے بینک کی خدمت میں شمولیت اختیار کی تھی، اس نتیجے سے بچا نہیں جا سکتا کہ اس پیمانے میں فراہم کردہ اضافہ تقرری کی تاریخ کی سالگرہ سے نافذ ہوگا۔

ہمارے لیے یہاں اس بات پر غور کرنا غیر ضروری ہے کہ 31 جنوری 1950 کے بعد بینک کی خدمت میں شامل ہونے والے کارکنوں کو اسی طرح انکریمنٹ کیوں نہیں دی جا رہی تھی جس طرح اس تاریخ سے پہلے خدمت میں داخل ہونے والوں کو دی گئی تھی۔ ٹریبونل کے مشاہدات میں کچھ اشارے دیے گئے ہیں کہ بائی گونز کو بائی گونز ہونے دینا مناسب ہوگا اور نہ ہی اصل میں ادا کی گئی تنخواہ یا الاؤنس کی ماضی سے متعلق ایڈجسٹمنٹ ہونی چاہیے اور نہ ہی پہلے سے دی گئی رقم سے زیادہ کے مزید دعوے ہونے چاہئیں۔ وجہ جو بھی ہو حقیقت یہ ہے کہ جنوری 1950 کے بعد بینک کی خدمت میں شامل ہونے والے کارکنوں کی تنخواہ کے پیمانے میں ایڈجسٹمنٹ کے حوالے سے خصوصی ہدایات دی گئی تھیں اور ان کے معاملے میں اس تاریخ کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا تھا جس سے مستقبل میں انکریمنٹ نافذ ہوں گی۔ اس معاملے میں ایسی کسی ہدایت کی عدم موجودگی کا ضروری اور ناگزیر نتیجہ یہ ہے، جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں، کہ مستقبل میں اضافہ اس سال کی اس تاریخ کو ہوگا جب کارکن کا تقرر کیا گیا تھا۔

اس طرح ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ نئے پیمانے میں ایڈجسٹمنٹ کے قوانین کو اس مفروضے پر لاگو کرنے پر بھی کہ اس طرح کی ایڈجسٹمنٹ ضروری تھی، اپیل کنندہ کارکن اس راحت کا حقدار رہوگا جس کی اس نے درخواست کی تھی۔

اس کے مطابق درخواست کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

نظر ثانی کی درخواست مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document